بدھ | 6۔اگست 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 172 | بدھ یکم ربیع الثانی۔1418ھ 6 ظہور 1376ہش 6 اگست 1997ء

## خدا تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے

بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کر دی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردہی ہوتی ہے کیونکہ اس کے لئے درپردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے رد ہی میں ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین ہے اور دور اندیش نہیں' بلکہ ظاہر پرست ہے' اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو' تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سنی۔ وہ تو ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 67)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گزرتا ہے۔ نہ پابندی عبادت کی طرف توجہ کرتے ہیں' نہ قال اللہ اور قال الرسول کے سننے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گزر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آجاوے تو راتوں کو اٹھ اٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدائے تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 198)

## گھروں کا سکون قوم کے اخلاق کی حفاظت کا مرکزی نقطہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اگر ایک انسان کی توجہ گھر کی طرف ہو اور بیوی کو خاوند سے تسکین قلب ملے' خاوند کو بیوی سے تسکین قلب ملے اور اولاد ایک نعمت کے طور پر اس کے ارد گرد رہے تو ایسے گھر میں بدکاری نہیں پیدا ہوتی۔ آج کل کے زمانے کا علاج اس دعا (اے اللہ ہمیں متقیوں کا امام بنا) میں ہے جہاں بھی بدکاری بڑھتی ہے وہاں اس دعا کے منفی اثرات دکھائی دیں تو بڑھتی ہے یعنی اس دعا میں جو خوبیاں بیان فرمائی گئی ہیں ان کا جو برعکس ہے وہ اگر پایا جائے تو لازماً وہاں فحاشی' بدکاری' لغویات پھیل جائیں گی۔ پس آج کل کے زمانے میں جو گھر ٹوٹ رہے ہیں آج کل کے زمانے میں جو لذتوں کے مرکز گھروں سے نکل کر باہر جا چکے ہیں اس کی وجہ اسی دعا کے مضمون کا فقدان ہے۔

یہ تجربہ شدہ حقیقت ہے کہ جو عورتیں اپنے خاوندوں کی وفادار رہتی ہیں جو خاوند اپنی بیویوں کے وفادار رہتے ہیں' جن کے بچوں کے ساتھ ان کا تعلق پیار و محبت کا ایسا رہتا ہے کہ گھر ہی ان کی لذتوں کا مرکز بن جائے یہ ساری قوم کے اخلاق کی حفاظت کا مرکزی نقطہ ہے۔ جہاں گھروں میں یہ تعلقات کم ہو جائیں یا مٹ جائیں وہاں تمام لذتیں گھروں سے باہر نکل جاتی ہیں کیونکہ لذتوں کے بغیر انسان رہ ہی نہیں سکتا۔ یہ جھوٹ ہے کہ ایسا متقی ہو کہ بالکل نفس مار کے بیٹھ جائے۔ ایسا متقی خشک مولوی بن جائے گا لیکن متقی نہیں بن سکے گا۔ تقویٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ یا طمع رکھی ہے یا خوف رکھا ہے۔ سارا (کلام الٰہی) پڑھ لیں اس کے بغیر تقویٰ کا ذکر نہیں ملے گا آپ کو۔ خوف میں بھی ایک ہیجان ہے اور موت کا مضمون خوف میں دکھائی دے نہیں سکتا کیونکہ خوف سے انسان مضطرب ہو جاتا ہے اور موت ساکت و جامد ہونے کا نام ہے اور طمع بھی انسان کو مضطرب کرتی ہے' ایک ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کو یہ پتہ ہو کہ کوئی فائدہ آپ کو کسی سے ملنے والا ہے تو جتنا وہ وقت قریب آئے گا آپ کا دل اور زیادہ ہیجان پکڑتا چلا جائے گا۔

پس تقویٰ کا تعلق خوف سے اور طمع سے ہے اور (کلام الٰہی) یہی مضمون کھولتا چلا جا رہا ہے تو اس لئے یاد رکھیں کہ گھروں میں اگر انسان کی طمع ہو اور سکون وہاں آجائے اور یہ خوف رہے کہ ہماری اولادیں ضائع نہ ہو جائیں تو وہ گھر ہی ہمیشہ آپ کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا۔ یہاں سے آپ کی توجہ پھر جائے تو گھر قبرستان ہو جائے گا۔ لوگ گھروں کو لوٹتے ہیں' بڑی ہی تھکی ہوئی نگاہوں

باقی صفحہ 7 پر

## ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ خوف الٰہی دل پر غالب رہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## خصوصی درخواست دعا

○ محترم ملک منور جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کے دل کا بائی پاس آپریشن مورخہ 7۔ اگست 1997ء بروز جمعرات صبح 7 بجے راولپنڈی میں ہو گا جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادم سلسلہ اور نافع الناس وجود کے لئے خصوصی دعا کریں مولا کریم اپنے رحم سے نوازے۔ آپریشن کامیاب کرے اور آپریشن کے بعد بھی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت و تندرستی کے ساتھ خدمت دین کی توفیق پانے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

## تقریب نکاح

○ مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

بستان افغان تحصیل شکرگڑھ کے اولین احمدی مکرم ناظر خان صاحب کے پوتے عزیز مکرم منصور احمد خان صاحب ابن مکرم مقبول احمد خان صاحب ٹیگور پارک لاہور سابق امیر حلقہ شکر گڑھ کے نکاح کا اعلان محترم مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ 11۔ جولائی بروز جمعہ دارالذکر لاہور میں فرمایا۔

یہ نکاح محترم مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب کی نواسی عزیزہ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالرؤف صاحب موسیٰ سنز نیلا گنبد لاہور کے ساتھ مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ اس موقعہ پر محترم مقبول احمد خان صاحب نے میرج ہال فور سیزن میں دعوت چائے کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب اور غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ تقریب کے آخر میں محترم میاں محمد یحیٰ صاحب نے دعا کرائی۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے اس نکاح کو دونوں گھرانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

## دعائے نعم البدل

○ مکرم مجید احمد صاحب ناصر آباد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-8-1 کو بیٹا عطا فرمایا جو بقضائے الٰہی اسی روز وفات پا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل سے نوازتے ہوئے نعم البدل عطا فرمائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

6- ظہور 1376 ھش    6- اگست 1997ء

# حضرت امام جماعت الرابع کے خطبات وارشادات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے خطبات و تقاریر ہماری جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی ان زندہ اور ہروقت جاری رحمتوں میں سے ہیں جن کا ہم احمدی جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یہ خطبات' تقاریر' مجالس عرفان' اور احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کے توسط سے مختلف مجالس سوال و جواب' بچوں کے پروگراموں میں ارشادات اور ان سب سے مشترک' سب سے مختلف اور سب سے انوکھی چیز اردو کلاس میں پیارے حضرت صاحب کی پیاری باتیں' یہ ساری کی ساری باتیں ہی ایسی ہیں جن میں سے ہر ایک بات معرفت کا دریا ہے۔ اللہ کی محبت کی مٹھاس سے بھرپور ہے اور زندگی کی تنگ راہوں کو کشادہ کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ایک خطبہ جمعہ کے دوران بالکل درست بات کہی تھی کہ احمدیہ ٹیلی ویژن کی موجودگی میں تو اب کسی احمدی کے لئے تو کوئی گنجائش باقی نہیں رہی کہ وہ کسی قسم کا عذر کر سکے اور قیامت کے دن جب اس سے سوال کیا جائے کہ اللہ نے جو معرفت اور لطف کا دریا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کی صورت میں بہایا تھا تم نے اس سے کتنا استفادہ کیا۔؟ اس وقت تو وہی سرخرو ہوں گے جو ان روحانی خزائن سے ہروقت اپنی جھولیاں بھرتے رہتے ہیں۔ اور جن کا دل ہی نہیں کرتا کہ وہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے علاوہ کہیں نظر جمائیں

اپنی تو جہاں آنکھ پڑی پھر وہیں دیکھو
آئینے کو لپکا ہے پریشاں نظری کا

ہم نے تو جس سے وفا کا عہد باندھا ہے' جس جگہ ہماری آنکھ ایک دفعہ پڑ گئی ہے ہم تو وہیں دیکھیں گے۔ یہ تو بے وفا آئینہ ہے جس کو ادھر ادھر کے مناظر کو دیکھتے رہنے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔

ایک سچے' ایک مخلص' اور ایک پکے احمدی کا تو یہی کام ہے کہ وہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر نظریں جمائے رکھے۔ جب بھی دنیا کے دھندوں سے ذرا بھی فرصت ملے فوراً اپنے محبوب کی طرف لپکے اور احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے محبت کا نور حاصل کرے اپنا دین بھی سنوارے اور دنیا بھی۔

جلسہ سالانہ 1997ء کی خوشگوار یادوں کا ماحصل تو پیارے آقا کے زندگی بخش خطبات و ارشادات ہی ہیں۔ ایک ایک بات ایک ایک انداز اور دلوں میں کھب جانے والا لہجہ۔ گویا بندے کی زبان مین خدا بول رہا ہو۔ تبھی تو جوش و جذبہ سے بے قرار احمدیوں کے نعرے فضا میں گونجنے لگتے تھے کہ بمشکل ان کو چپ کرانا پڑتا تھا کہ کارروائی آگے بڑھتی رہے۔

حضرت صاحب کے ارشادات میں خداداد فن خطابت کے مظاہرے تو ہر شخص دیکھ لیتا ہے۔ مگر اصل بات جو ان خطابات کے پیچھے ہوتی ہے وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا گداز دل ہے جو خدا کی محبت کا نور ان فضائی لہروں کے ذریعے ایک ایک دل تک پہنچا دیتا ہے۔ صرف ایک ہی شرط ہے کہ دل کا دروازہ بند نہ ہو۔ بند دروازے پر دستک تو دی جا سکتی ہے مگر روحانی خزانہ اندر تو نہیں بھیجا جا سکتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ دلوں کے دروازے کھول کر رکھیں۔ قلب و روح کی ساری کھڑکیاں محبت کی صداؤں کو وصول کرنے کے لئے کھلی رکھیں دلوں میں یہ بات بٹھالیں۔ بچوں کو اور بڑوں کو سمجھالیں کہ دنیا میں سچا نور اگر کہیں سے ملے گا تو انہی ارشادات و خطابات سے۔ یہی دل ہے جو دنیا کے ایک ایک فرد کی محبت میں گداز ہے۔ یہی آواز ہے جو دل کے دروازوں پر دستک دینے کے لئے آج آسمان سے اتر رہی ہے۔

احمدی بھائیو! بہنو! اور بچو! ہم سب کو اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے کہ کہیں ہم اس آسمانی مائدہ سے فیض حاصل کرنے میں کوتاہی تو نہیں کر رہے۔ کہیں ہم دنیاوی چکاچوند سے مرعوب ہو کر حقیقی روحانی لذت کو فراموش تو نہیں کر رہے۔ یہ بات ہر گھر کا موضوع ہونی چاہئے۔ ہر دو احمدی جہاں ملیں ان کی گفتگو کا حصہ ہونا چاہئے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ بے شمار احمدیوں کی دن رات کی گفتگو' صبح شام کی باتیں یہی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن سے اللہ کی محبت جھلکتی ہے۔ قربانیوں کے نئے عزم کو بڑھاوا ملتا ہے۔ ایمان میں نئی تازگی عطا ہوتی ہے۔ اور شیطان کے خلاف اپنی کارروائی میں نئی ہمت اور جرات عطا ہو جاتی ہے۔ خدا ہر احمدی کو ایسی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

## صفائی کی ضرورت

ربوہ خداتعالیٰ کے فضل سے ایک نمونہ کا شہر 'ماڈل سٹی' کہلا سکتا ہے۔ یہاں کی سڑکیں کشادہ' گلیاں فراخ اور بازار خوبصورت ہیں۔ ربوہ کے مکینوں نے اپنی ہمت اور کوشش سے ربوہ میں درخت لگائے ہیں۔ سبزہ پیدا کیا ہے اور مسلسل کر رہے ہیں۔ شجرکاری کی حالیہ مہم میں اہل ربوہ ایک بار پھر درختوں کے لگانے کے کام میں جت چکے ہیں۔ اللہ ان کی مدد فرمائے۔ آمین۔

اس کے ساتھ ساتھ جو بات بار بار کہنے والی ہے اور جس کے کہنے سے رکنا اور تھکنا نہیں چاہئے وہ اپنے گھروں' گلیوں اور گھروں کے اطراف میں صفائی کا اہتمام کرنا ہے۔ صرف گھر کا فرش دیواریں اور بستر ہی صاف نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اس بات پر بھی نظر رکھنی ضروری ہے کہ گھر کا کوڑا گھر سے باہر کہاں پھینکا جاتا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ گھر کا گند آپ کے شہر ربوہ کو گندا کر رہا ہو اور آپ کا گھر صاف ستھرا ہو۔ گھر کا کوڑا کہاں جاتا ہے؟ کیا ایسی جگہ پر جاتا ہے جہاں کمیٹی یا تزئین کمیٹی ربوہ کی طرف سے ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ہمارا شہر صاف نہیں رہ سکتا۔ اس بات کو یاد رکھیئے۔

---

ہے کسی کی جیب میں کیا' یہ نہ دیکھ
ذہن و دل کی کیفیت پر رکھ نظر
مال و دولت آنی جانی چیز ہے
ہے اثر کردار کا پائندہ تر
نیک فطرت کا بدل کوئی نہیں
مٹ نہیں سکتا کبھی اس کا اثر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ خورشید احمد- کینیڈا

# جماعت احمدیہ کے پہلے اخبار "الحکم" کے اجراء کی ایمان افروز داستان

آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل 1897ء میں جماعت احمدیہ کا پہلا اخبار "الحکم" جاری ہوا تھا چنانچہ 8- اکتوبر 1897ء کو اس کا پہلا پرچہ امرتسر (انڈیا) سے شائع ہوا۔ "الحکم" وہ اخبار ہے جسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنا ایک بازو قرار دیا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے اس اخبار کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی تھی کہ:-

"الحکم" سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقع خدمت کا ہے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے آخری زمانہ میں "بدر" کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی کسی اور اخبار کو نہیں مل سکتا "میں کہتا ہوں" "الحکم" اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے سلسلہ کا کوئی کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے"

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص 480)

یہ اخبار کس نے جاری کیا اور کن حالات میں اس کا اجراء ہوا اور پھر کس طرح اس نے جماعت احمدیہ کے ابتدائی دور کی تاریخ کو محفوظ کیا اور جماعت کی عظیم الشان خدمات سرانجام دیں! یہ ایک لمبی مگر نہایت ایمان افروز داستان ہے! ذیل میں مختصراً اس کا کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے۔

## "الحکم" کے بانی کے مختصر حالات

"اخبار الحکم" حضرت بانی سلسلہ کے ایک مقرب رفیق حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی نے حضرت بانی سلسلہ کی اجازت سے خود اپنی ذمہ داری پر جاری کیا تھا۔ (اس وقت آپ کا تخلص تراب تھا بعد میں عرفانی تخلص رکھ لیا تھا) حضرت عرفانی صاحب 1875ء میں ضلع جالندھر (انڈیا) کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے تھے آپ کے والد کا نام محمد علی اور دادا کا نام سلطان علی تھا آپ کے خاندان کے حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے پرانے روابط تھے۔ پرائمری سے لے کر ورنیکلر مڈل اور پھر میٹرک کے امتحان بھی نمایاں اور امتیازی کامیابی کے ساتھ پاس کئے اور ہر امتحان میں وظیفہ حاصل کرتے رہے۔ ان کامیابیوں اور آپ کے تعلیمی شوق کے پیش نظر آپ کے بزرگ آپ کو کالج میں داخل کرا کے اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتے تھے اور دنیوی لحاظ سے آپ کے روشن اور اعلیٰ مستقبل کے خواب دیکھ رہے تھے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت آپکو سلسلہ احمدیہ کی قلمی خدمت کے لئے تیار کر رہی تھی آپ کا فطری رجحان مضمون نویسی اور صحافت کی طرف تھا للذا آپ نے میٹرک کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کی بجائے مختلف موضوعات پر مضامین لکھنے شروع کر دیئے جو ملک کے مختلف مشہور اردو اخبارات میں شائع ہوتے تھے ان مضامین کی وجہ سے آپ کے زور قلم کی دھاک بیٹھ گئی اور ہر اخبار آپ کو اپنے سٹاف میں شامل کرنے کی کوشش کرنے لگا 1894ء سے 1897ء تک آپ نے ملک کے مشہور اردو اخبارات مثلاً "ریاض ہند" "پیسہ اخبار" "جہاں نما" اور "وکیل" کے ایڈیٹوریل سٹاف میں شامل ہو کر صحافت کے میدان میں اپنے جوہر دکھلائے آپ کا ماٹو تھا کہ "لکھنا ہے تو مت ڈر ڈرنا ہے تو مت لکھ" واقعات شاہد ہیں کہ آپ نے عمر بھر اسی ماٹو پر عمل کیا اور تائید دین میں جو کچھ لکھا وہ بے دھڑک ہو کر لکھا۔ 1889ء میں اور پھر 1893ء آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کرنے اور پھر آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بیعت کرنے کے بعد آپ میں نمایاں تغیر پیدا ہو گیا اور آپ نے اپنی زندگی کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ "الحکم" کے بانی ہونے کے علاوہ آپ کو اور بہت سی دینی خدمات کا بھی موقع ملا حضرت بانی سلسلہ نے آپ کو اپنے صاجزادے حضرت صاجزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا استاد مقرر فرمایا آپ تعلیم الاسلام سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس کے علاوہ آپ پہلے مورخ احمدیت بھی تھے آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرۃ اور حیات طیبہ پر کئی سو کتب تحریر فرمائیں جو اس موضوع پر مستند ترین کتب ہیں آپ نے 82 سال کی عمر میں بمقام سکندر آباد دکن (انڈیا) وفات پائی اور مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئے۔

**اخبار الحکم کا اجراء** سلسلہ احمدیہ کے قیام کے ساتھ ہی اس کی شدید مخالفت شروع ہو گئی تھی اور اخبارات و رسائل میں مخالفانہ مضامین شائع ہونے لگے تھے جب جماعت کی طرف سے ان مضامین کا جواب دیا جاتا تو اکثر اخبارات انہیں شائع نہ کرتے۔ اس پر احباب جماعت یہ محسوس کرنے لگے کہ ہمارا اپنا کوئی اخبار ہونا چاہئے 1897ء میں ہنری کلارک نامی ایک پادری نے حضرت بانی سلسلہ کے خلاف عدالت میں ایک نالش دائر کر دی اور اخبارات میں اس کا چرچا ہونے لگا۔ حضرت عرفانی صاحب اسی مقدمہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"میں نے اسی مقدمہ کے حالات "جنگ مقدس" کے نام سے لکھے۔ اس وقت مجھے اپنے سلسلہ کی ضروریات کے اعلان و اظہار کے لئے اور اس پر جو اعتراضات .... کئے جاتے تھے ان کے جوابات کے لئے اخبار کی ضرورت محسوس ہوئی۔"

چنانچہ حضرت عرفانی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں ایک خط لکھا اور اخبار جاری کرنے کی اجازت مانگی۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا:-

"ہم کو اس بارہ میں تجربہ نہیں۔ اخبار کی ضرورت تو ہے مگر ہماری جماعت غربا کی جماعت ہے مالی بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ آپ اپنے تجربہ کی بناء پر جاری کر سکتے ہیں تو کر لیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے"

اس وقت حالت یہ تھی کہ انگریزی حکومت اخبارات کے اجرا اور اشاعت کو اپنے مفاد کے خلاف سمجھتی تھی اس لئے وہ ایسی کوشش کی حوصلہ شکنی کرتی تھی دوسری طرف حضرت عرفانی صاحب کے مالی حالات بھی اچھے نہ تھے۔ لوگوں نے بھی بہت ڈرایا کہ اخبار کامیاب نہ ہو سکے گا چنانچہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں کہ

"الحکم" کے اجراء کے وقت مجھے بہت ڈرایا گیا تھا کہ مذہبی ذوق کم ہو چکا ہے اور احمدیت کے خلاف عام دشمنی پھیل چکی ہے اس لئے الحکم کامیاب نہ ہو گا"

ان سب مشکلات کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور ادھر ادھر سے اخراجات کے لئے رقم جمع کر کے اخبار جاری کر دیا۔

**الحکم کا پہلا پرچہ** الحکم کا پہلا پرچہ 8- اکتوبر 1897ء کو امرتسر (انڈیا) کے مقام سے شائع ہوا کچھ عرصہ یہ اخبار امرتسر سے ہی شائع ہوتا رہا۔ مگر جلد ہی آپ نے یہ محسوس کیا کہ جن اغراض و مقاصد کے لئے یہ اخبار جاری کیا گیا ہے انہیں قادیان جا کر اور حضرت بانی سلسلہ کے قدموں میں بیٹھ کر ہی پورا کیا جا سکتا ہے چنانچہ آپ نے الحکم کو قادیان لے جانے کی کوشش شروع کر دی اس سلسلے میں بہت سی مشکلات حائل تھیں آپ خود تحریر فرماتے ہیں۔

"قادیان میں اس وقت پریس کی سخت تکالیف تھیں۔ نہ پریس ملتا تھا نہ گل کش اور نہ کاتب اور نہ یہ لوگ قادیان آ کر رہنا چاہتے تھے"

**قادیان سے الحکم کا پہلا پرچہ** حضرت عرفانی صاحب نے جلد ہی ان سب مشکلات پر کسی نہ کسی طرح قابو پا لیا اور بالاخر 20 فروری 1898ء کے تاریخی اور یادگار دن (حضرت امام الثانی) قادیان سے ہفت روزہ الحکم کا پہلا پرچہ شائع ہو گیا حضرت عرفانی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دیگر قابلیتوں کے علاوہ زود نویسی کا غیر معمولی ملکہ بھی عطا فرمایا تھا حضرت بانی سلسلہ کی پاک صحبت اور قوت قدسیہ نے اس ملکہ کو مزید جلا بخشی چنانچہ حضرت بانی سلسلہ اپنی صبح کی سیر میں پیدل چلتے ہوئے یا بعد مغرب بیت الذکر میں جو کچھ ارشاد فرماتے آپ ساتھ کے ساتھ اسے کمال عجلت سے نوٹ کرتے چلے جاتے اور پھر اسے نہایت عمدگی اور احتیاط کے ساتھ الحکم میں شائع کر دیتے اور اس طرح یہ روحانی مائدہ ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے تمام احمدی احباب تک پہنچ کر ان کے ایمان میں غیر معمولی اضافہ کرنے کا موجب بن جاتا تھا۔

**الحکم میں کیا ہوتا تھا؟** "الحکم" میں کیا ہوتا تھا؟ اس کا اندازہ اسی اخبار کے مستقل کالموں اور مضامین سے لگایا جا سکتا ہے۔ بطور نمونہ چند موضوعات درج ذیل کئے جاتے ہیں جو اسی اخبار کے مختلف پرچوں کی زینت بنتے تھے۔ قادیان کی ہفتہ وار ڈائری' سیر اور دربار شام میں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات غذائے روح (حضرت بانی سلسلہ کا منظوم اردو فارسی کلام) حضرت صاحب کے مکتوبات گرامی (جو آپ نے مختلف مواقع پر اپنے خاص رفقاء کے نام تحریر فرمائے) خطبات جمعہ فرمودہ حضرت مولانا نور الدین صاحب (حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی حضرت صاحب کے تحریر فرمودہ تازہ اشتہارات و اعلانات' "استفسار" (اہم دینی مسائل کے متعلق سوالات کے جواب) اداریہ (اہم ملکی حالات پر تبصرہ اور مشورے) مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جواب اسلامی ممالک کی اہم خبریں انمول موتی (کلام الٰہی کی تشریح) مشاہیر اسلام کے حالات مراسلات (قارئین کے خطوط) بچوں کا صفحہ عورتوں کا صفحہ بزرگان سلسلہ کے تحریر فرمودہ مکتوبات' ملک کے مختلف اخبارات کے منتخب اقتباسات ولایتی چٹھی- پاک شاعری (احمدی احباب کا منظوم کلام)

**الحکم کے قواعد و ضوابط** الحکم کے پہلے پرچہ (مطبوعہ 8- اکتوبر 1897ء) کے پہلے صفحہ پر اس کے قواعد و ضوابط شائع ہوتے تھے۔ ان میں یہ امور بھی شامل تھے۔

(1) الحکم کا فرض ہو گا کہ وہ گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرے۔

(2) (-) حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مشن کا سچا خادم ہونے کا الحکم کو فخر حاصل ہو گا۔

(3) الحکم کے جملہ مضامین سرتاپا وہی ہوں گے جو ہر پہلو سے (دین) اور اہل (دین حق) کے لئے مفید ہوں۔

(4) اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائے گا بشرطیکہ ہمارے فاضل مضمون نگار لینا پسند کریں۔

(5) خلاف تہذیب اور ایسے اشتہارات جن کی نسبت الحکم کو سچا ہونے کا تجربہ نہ ہو جائے کس قدر اجرت کے ساتھ بھی شائع نہ ہوں گے۔

(6) الحکم کے مضامین میں پارٹی سپرٹ کام نہیں کرے گی اس لئے ایسے مضامین جو دل آزار ہوں قطعاً شائع نہیں ہوں گے۔

## الحکم کے مضامین کی ایک جھلک

قارئین کرام کو اس اخبار کی ایک جھلک دکھانے کے لئے بطور نمونہ اس میں شائع ہونے والے مضامین اور خبروں میں سے چند درج ذیل کی جاتی ہیں جو 1898ء کے چند پرچہ جات سے لی گئی ہیں۔

**قادیان دار الامان کا ہفتہ** موسم بدل چلا تھا کہ کہیں قریب ہی اولے پڑ جانے کے باعث چند روز خوب سردی پڑی اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ عید کا نظارہ قابل دید تھا دو ہزار سے زیادہ اشخاص

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیم احمد خادم- مربی سلسلہ

# محترم عتیق احمد باجوہ صاحب

مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب کا تعلق گوجرانوالہ کے گاؤں تھفنالا سے تھا۔ آپ مکرم علم دین باجوہ صاحب کے پوتے اور مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ نے وہاڑی سے میٹرک کیا‘ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے ایف۔ اے کیا (گورنمنٹ کالج بورے والا سے B.A کیا) اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کرکے وہاڑی شہر میں وکالت شروع کی۔ آپ قائد ضلع وہاڑی اور سیکرٹری اصلاح وارشاد وہاڑی رہے۔ آپ 1987ء سے لے کر 1996ء تک امیر جماعت ضلع وہاڑی رہے۔ خاکسار کو قریباً ساڑھے پانچ سال آپ کی امارت ضلع کے تحت بطور مربی خدمت کی توفیق ملی۔ وہاڑی شہر میں ڈیڑھ سال‘ گگو منڈی میں 10 ماہ اور بورے والا میں قریباً 3 سال۔ خاکسار کو اس عرصہ میں آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ لاتعداد خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کی اسی پرکشش شخصیت نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔

مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب کی شادی‘ ایک لحاظ سے تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ میرا ان سے بڑا محبت کا تعلق تھا۔ اس تعلق کا شدت سے احساس اس وقت ہوا جب آپ پر ایک دینی اصطلاح کے استعمال کے جرم میں مقدمہ بنا اور آپ کو ملتان جیل بھجوا دیا گیا۔ ایک دن میں بھی ان کی ملاقات کے لئے ملتان گیا۔ ایک لمبے انتظار کے بعد‘ ملاقاتیوں کی ایک بھیڑ‘ ایک چھوٹے سے کمرے کی طرف بڑھی تو میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ سامنے‘ چوڑا سا لوہے کا جنگلا نظر آیا۔ جنگلے کی دوسری طرف قیدی آنا شروع ہوئے۔ اچانک عتیق احمد باجوہ صاحب بھی آ گئے۔ کہاں یہ عالم کہ ہم ان سے بالمشافہ ملاقات کرتے تھے اور کہاں یہ حالت کہ آہنی سلاخوں کے پیچھے باجوہ صاحب کا چہرہ تک صاف نظر نہ آتا تھا۔ بے ساختہ‘ ہاتھ بڑھا کر‘ سلام کرنا چاہا تو ان کی ایک انگلی‘ سلاخوں کے پیچھے سے بڑھتی ہوئی نظر آئی۔ جس کا شاید ایک پورا‘ میری انگلی سے مس کر سکا تھا۔ اس بے بسی اور کسمپرسی کی حالت دیکھ کر میری آواز رندھ گئی‘ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ مگر باجوہ صاحب بڑے وقار کے ساتھ‘ ہنس ہنس کر حال احوال پوچھتے رہے۔

آپ بڑے خوددار تھے۔ نہ صرف خود اس صفت کے مالک تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس امر کی تلقین کرتے۔ ایک بار‘ ایک دوست آپ کے پاس‘ کچھ مالی معاونت کے طلبگار ہوئے تو فرمانے لگے:

ہمیں آپ کی مدد کرنے میں کوئی عار نہیں۔ پہلے بھی تو کرتے رہے ہیں لیکن اس امر کو عادت بنا لینا‘ اچھی بات نہیں ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے والد میرے بچپن میں وفات پا چکے تھے والدہ حیات تھیں (جو اب بھی اللہ کے فضل سے حیات ہیں) میں کالج میں پڑھ رہا تھا۔ ایک روز کالج کے نوٹس بورڈ پر یہ اعلان لگا ہوا تھا کہ مستحق‘ غریب اور یتیم طلباء جو اپنی فیس معاف کروانا چاہتے ہیں وہ رابطہ کریں۔

یہ اعلان پڑھتے ہی بعض دوستوں نے زور لگایا کہ میں بھی فیس کی معافی کی درخواست دوں مگر میں نے ایسا نہ کیا اور نہ میری عزت نفس مجھے ایسا کرنے کی اجازت دیتی تھی۔ ہم مالی طور پر کچھ زیادہ فراخ نہ تھے لیکن پھر بھی میری خودداری ایسا کرنے میں مانع تھی۔

آپ علاقہ کے معروف قانون دان تھے۔ آپ کا ہمیشہ یہ طریق رہا کہ نہ کبھی جھوٹا کیس لیا‘ نہ ہی کبھی جج سے رابطہ کیا۔ جھوٹے کیس سے ہمیشہ اجتناب کرتے۔ آپ نے شعبہ وکالت کو‘ غرباء کی قانونی مدد کا ذریعہ بھی بنا رکھا تھا۔ غرباء کے کیسوں کی مفت پیروی کرتے اور فیس نہ لیتے۔

آپ بے حد مالی قربانی کرنے والے تھے۔ خدا کے فضل سے موصی بھی تھے۔ جب بھی کوئی نئی جماعتی تحریک سامنے آتی تو پیش پیش ہوتے۔ ضلعی سطح پر بھی مالی قربانی کرتے۔ کوئی ضلعی جلسہ کرنا ہوتا تو جب متوقع ٹارگٹ سے کم روپیہ جمع ہوتا اور ملک فاروق احمد صاحب سیکرٹری مال‘ دبے دبے لفظوں میں‘ روپے کی کمی کی شکایت کرتے تو مسکرا کر فرماتے: ملک صاحب! خرچ کر لیں۔ جماعتی کام نہیں رکنے چاہئیں۔ میں بعد میں دے دوں گا۔

مالی قربانی کی بات چلی تو اس ضمن میں مجھے ایک ذاتی واقعہ یاد آ رہا ہے۔ اس واقعہ کا ایک تعلق تو ان کی میرے ساتھ شفقت سے اور کسی حد تک ذاتی جیب سے فوری ضرورت پوری کرنے سے بھی ہے یہ ان دنوں کی بات تھی جب میری تقرری‘ گگو منڈی سے وہاڑی شہر ہوئی۔ یہ میرا وہاڑی میں غالباً دوسرا یا تیسرا دن تھا۔ گرمیوں کا موسم تھا ملتان ڈویژن کے رہنے والے جانتے ہیں کہ وہاں گرمی‘ بلا کی پڑتی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ مربی ہاؤس‘ دوسری منزل پر تھا‘ میری بڑی بیٹی روبینہ فہیم ان دنوں چند ماہ کی تھی۔ گرمیوں کا موسم‘ اوپر سے دوسری منزل پر رہائش‘ دن کو سورج کی تمازت اور رات کو شدید حبس اور تپش کا احساس‘ گرمی کچھ اتنی شدید تھی کہ میری بچی بیمار پڑ گئی گرمی کے باعث دن رات اسے نیند نہ آتی ایسے میں پنکھا بھی لو کی سی گرم ہوا دیتا۔

تیسرے دن بر سبیل تذکرہ‘ امیر صاحب سے عرض کیا کہ میں اپنی فیملی‘ واپس گھر بھجوانا چاہتا ہوں۔ وجہ دریافت کرنے پر حقیقت حال صاف بتا دی۔ اس پر شفقت سے فرمانے لگے۔ اگر آپ نے اپنے اہل خانہ‘ اپنی مرضی سے واپس بھجوانے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر اس گرمی کے باعث بھجواتے ہیں تو ایسا نہیں ہونے دیں گے‘ اور ساتھ ہی مکرم ملک فاروق احمد صاحب سیکرٹری مال کو اپنی جیب سے -/3500 روپے مرحمت فرماتے ہوئے کہا: مربی صاحب کے لئے فوری طور پر روم کولر کا انتظام کریں۔ گو یہ رقم بعد میں جماعتی فنڈ سے انہیں ادا ہو گئی لیکن امیر صاحب کی یہ فوری شفقت میرے لئے احسان عظیم سے کم نہ تھی۔ اور اگلی رات‘ ہمارے لئے وہ پہلی رات تھی جب ہم میاں بیوی اور ہماری بیٹی‘ آرام کی میٹھی نیند سوئے اور ہمارے دلوں سے امیر صاحب کے لئے ڈھیروں دعائیں نکلیں۔

آپ مطالعہ کے شوقین تھے۔ عام کتب کے علاوہ کتب حضرت بانی سلسلہ کا مطالعہ‘ بڑے شوق سے کرتے‘ بڑی رغبت سے کتب حضرت بانی سلسلہ کا سیٹ مرکز سے منگوایا اور مکمل پڑھا اپنی تقاریر میں اکثر‘ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے علم کلام اور فلسفہ تعلیمات پر مشتمل نکات بیان کرتے۔

روزمرہ کاموں کے بارہ میں ان کے ایک بھائی نے بتایا کہ اکثر آخر شب کی عبادت ادا کرتے‘ فجر کے بعد تلاوت کرتے پھر کچھ آرام کے بعد (-) اشراق ادا کرتے۔ مجھے خود اچھی طرح یاد ہے کہ اکثر مغرب‘ مرکزی بیت الذکر میں ادا کرتے۔ عشاء تک یہیں جماعتی ڈاک ملاحظہ کرتے‘ پھر عشاء پڑھ کر ہی گھر واپس لوٹتے اور گرمیوں میں فجر پر‘ کوئی ڈیڑھ کلومیٹر کا فاصلہ‘ پیدل طے کرکے دوبارہ مرکزی بیت الذکر پہنچتے اور باجماعت ادا کرتے۔

آپ دعوت الی اللہ کے دھنی تھے۔ خود ہمارے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کے بارہ میں "بہادر داعی الی اللہ" کے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔ آپ کا چیمبر‘ دعوت الی اللہ کا مرکز بنا ہوتا۔ وکلاء سے جماعتی مسائل پر تفصیلی گفتگو ہوتی۔ اپنے غیر‘ سب آپ کی دینی اور علمی قابلیت کے معترف تھے۔

آپ علمی ذوق کے حامل تھے۔ آپ منجھے ہوئے مقرر تھے اور شیریں بیان بھی۔ اگرچہ کبھی جوش خطابت میں خطبہ یا تقریر لمبی بھی ہو جاتی (جو ہم جیسے کم علموں کو کبھی کبھی بوجھل لگتی) لیکن تقریر بڑی علمی ہوتی۔ فی البدیہہ ہوتی۔ الفاظ اور فقرات کا چناؤ بڑا مناسب ہوتا‘ لب ولہجہ بڑا موزوں ہوتا‘ مثالیں پیش کرکے اپنے نفس مضمون کو خوب واضح کرتے۔ مضمون کچھ اس طرح خود آگے بڑھتا کہ مجھے ان کی قادر الکلامی پر بار بار رشک آیا کہ آپ کس خوبصورتی سے اپنا مافی الضمیر ادا کرتے ہیں۔ آپ کے پسندیدہ موضوعات "تقویٰ اور "فنا" بقا تھا یعنی لقاء باری تعالیٰ کے مراتب ہوتے۔

آپ نے کئی بار مجلس شوریٰ میں وہاڑی کی نمائندگی کی جب امارت ضلع کی ذمہ داری سنبھالی تو پھر ہر سال‘ بڑے ذوق وشوق سے مجلس شوریٰ میں شرکت کے لئے تشریف لاتے۔ شوریٰ پر آپ کا مخصوص لباس ہوتا۔ سرخ رومی ٹوپی اور اچکن‘ زیب تن کرکے آپ کی شخصیت میں نکھار آ جاتا۔ مقرر تو تھے ہی اور بیان کی قدرت کے ساتھ ساتھ ذہن رسا بھی تھا لہذا اکثر‘ شوریٰ کے ایجنڈے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے کئی بار شوریٰ کی سب کمیٹیوں کے ممبر بنے اور ان کی میٹنگز میں شرکت کی توفیق پائی۔

ہمیشہ مسکراتے‘ خندہ پیشانی آپ کا خاصہ تھی۔ آپ کسی ناگوار بات پر کبھی کبھی غصہ بھی کرتے‘ لیکن یہ غصہ دیرپا نہ رہتا۔ خود ایک بار میرے ساتھ بھی ناراضگی ہوئی لیکن چند روز کے بعد وہی شفقت اور محبت جاری رہی۔ اگر کسی سے ناچاقی یا ناراضگی ہو جاتی تو یہ چند روزہ ہی رہتی۔ بعض ناراض دوستوں کو منانے کی خاطر خود جاتے اور منانے کی کوشش کرتے۔

میں ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ باجوہ صاحب کو خدا تعالیٰ سے بے حد پیار اور امامت سے عشق تھا۔ کئی بار ایسا ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل کا ذکر ہوا یا امام جماعت کا کسی حوالہ سے ذکر ہوا تو ان کی آنکھیں نم ہو گئیں‘ آنکھیں بھیگ گئیں پھر امامت کے ذکر سے کبھی کبھی ان میں خاص قسم کا جوش پایا جاتا تھا جو دراصل ان کی امامت سے محبت اور عشق کا غماز تھا۔

مجھے وہاڑی کے گزارے ہوئے وہ سب ایام یاد آتے ہیں۔ جب بھی کوئی کام کرنا ہوتا تو مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد‘ مکرم ملک فاروق احمد صاحب سیکرٹری مال اور خود مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب اکٹھے ہوتے مجھے بھی شامل کر لیتے جماعتی پروگرام بنتے‘ پھر ان پر عمل کے لئے کوششوں میں لگ جاتے۔ یہ گویا وہاڑی میں محبت کی "تثلیث" تھی جو ہر ضلعی و مقامی کام کے لئے یکجان تھی اور جماعت کے لئے روح رواں تھی۔ افسوس کہ اب باجوہ صاحب ہم میں نہ رہے۔ لیکن ہم افسوس کیوں کریں۔ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں عظیم مقام سے نوازا ہے۔ مرنا تو سبھی نے ہے۔ لیکن خدا کی راہ میں مرنے کی سعادت کسی خوش نصیب کو ہی ملا کرتی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

اب آخر میں خاکسار اپنی گزارشات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ایک اقتباس پر ختم کرتا ہے جس میں حضرت صاحب نے راہ خدا میں قربان ہونے والی موت کو سراہتے ہوئے فرمایا۔

"انسان کو قربان تو ہونا ہی پڑتا ہے۔ کوئی اپنے نفس کے لئے قربان ہوتا ہے۔ کوئی عزت کے لئے۔ کوئی اپنے کسی عزیز کے لئے اور کسی کو زمانے کے ہاتھوں قربان ہونا پڑتا ہے مگر مبارک ہے وہ جو خدا کی راہ میں قربان ہو۔ اور قربانیوں کے لئے ہلاکت ہے مگر خدا کے لئے قربان ہونے کے نتیجہ میں ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے اور ایسے شخص کو ہمیشہ ہمیش کی ہلاکت سے بچایا جاتا ہے بلکہ جو اس کو فنا کرنے کے لئے اٹھے اس کو فنا کر دیا جاتا ہے اور مٹا دیا جاتا ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ 17- ستمبر 1918ء)

پس مبارک ہیں باجوہ صاحب جنہوں نے پہلے سرخ قبا پہنی پھر سفید‘ شفاف لباس پہن کر خدا کے حضور حاضری دی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

> خدا جو قدوس کا قدوس ہے اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کر سکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

صحت و تحقیق

# کلوننگ کے متعلق خدشات

آئن ولیمز روزلین انسٹی ٹیوٹ ایڈن برگ سے منسلک ہیں اور سائنس دانوں کی اس ٹیم کے سربراہ ہیں جنہوں نے کلوننگ کے ذریعے ڈولی نام بھیڑ پیدا کرنے کا تجربہ کیا تھا۔ اب انہوں نے ایک انٹرویو میں کیا ہے کہ کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والے بچے اکثر نارمل سائز سے بہت بڑے ہوتے ہیں اور پیدائش کے بعد جلد ہی مرجاتے ہیں۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی تمام تر کوششیں ابھی تک بے کار ثابت ہوئی ہیں اور اس وجہ سے یہ پراجیکٹ تجارتی طور پر ناکام معلوم ہوتا ہے۔

انہون نے کہا کہ جب بچہ کے سائز میں غیر معمولی طور پر زیادتی ہو تو یہ دونوں ماں اور بچے کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر پیدائش میں اس قسم کے نقص کے موجود ہونے کی صورت میں اس ٹیکنیک کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ کلوننگ کے سلسلے میں کئے گئے تازہ تجربات میں عام وزن سے دگنے وزن کے بھیڑوں کے بچے پیدا ہوئے۔ ان کا وزن 9 کلوگرام تھا جبکہ عام طور پر عام بھیڑ کے بچے کا وزن 4.75 کلوگرام ہوتا ہے۔ کلوننگ کے پہلے تجربہ میں پیدا ہونے والی بھیڑ "ڈولی" جو کہ اس ماہ ایک سال کی ہو رہی ہے اس کا وزن بھی پیدائش کے وقت نارمل وزن سے ایک تہائی زیادہ تھا۔

کلوننگ خدائی نظام میں مداخلت اور اس سے بغاوت کے مترادف ہے کہ پیدائش انسانی کا کام انسان اپنے ہاتھوں میں لے رہا ہے' اس لئے اس نظام کی ناکامی عین توقعات کے مطابق ہے۔

**لیموں کے فوائد** سبزیوں اور پھلوں کے مناسب استعمال سے انسانی صحت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے اور بیماریوں کے علاج میں بھی ان سے مدد لی جاسکتی ہے خوراک کے ذریعہ علاج کو طب کی ایک نئی شاخ کے طور پر متعارف کروایا جارہا ہے۔

آج کل برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے اس میں لیموں کا استعمال صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ لیموں ساری دنیا میں پایا اور کھایا جاتا ہے۔ جدید تحقیق کی رو سے لیموں میں وٹامن بی اور وٹامن سی کے علاوہ سیٹرک ایسڈ بھی پایا جاتا ہے۔ جو کہ انسانی صحت کے لئے ضروری اجزاء تسلیم کئے جاتے ہیں۔ لیموں قے اور متلی کو روکتا ہے اور موسمی بخاروں میں بھی مفید ہے۔ اس کے علاوہ نزلہ زکام میں بھی مفید ہے۔

لیموں کا رس عام طور پر دال سبزیوں سلاد اور سالنوں پر نچوڑ کر کھایا جاتا ہے جس سے نہ صرف ان میں ذائقہ بہتر ہو جاتا ہے بلکہ اس کی وجہ سے کھانا بھی جلد ہضم ہو جاتا ہے اور بھوک زیادہ لگتی ہے۔ لیموں کو ملیریا بخار میں نمک اور کالی مرچ لگا کر چوسنے سے حرارت کم ہو جاتی ہے۔

لیموں کا رس 10 گرام پیاز کے رس میں ملالیں اور پھر کافور کا ایک گرام ملا کر دن میں تین چار بار استعمال کرنے سے ہیضہ میں فائدہ ہوتا ہے۔

جگر اور تلی کے امراض میں لیموں کو کاٹ کر آگ پر گرم کریں اور گرم ہونے پر کالی مرچ ڈال کر چوس لینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

موٹاپا دور کرنے کے لئے لیموں کا عرق نیم گرم پانی میں ملا کر چند استعمال کرنے سے موٹاپا کم ہو جاتا ہے۔

آجکل جیسے موسم میں لیموں کی سکنجبین فرحت بخش اور ہیضہ وغیرہ بیماریوں کی روک تھام میں مد ثابت ہوتی ہے۔ ویسے نمکین سکنجبین کے اثرات بہتر پائے گئے ہیں کیونکہ اس کے ذریعے پسینہ سے ضائع شدہ نمکیات کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔

لیموں کا زیادہ استعمال نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اس کی ترشی کھانسی اور گلے کی خرابی کا باعث بن سکتی ہے۔ اور آنتوں کے لئے بھی نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔

---

## آپ کا خط ملا

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر وقف جدید ربوہ سے لکھتے ہیں۔

26 جولائی 1997ء کو جلسہ سالانہ لندن کی کارروائی سے پہلے تو انصار اللہ مقامی ربوہ کی والی بال ٹیم کے مقابلے کی رواں کمنٹری جاری تھی۔ اس کے بعد مکرم مظفر احمد کلارک صاحب کی تقریر اعجاز کلام الٰہی کے موضوع پر ہو رہی تھی۔ جب مکرم کلارک صاحب کلام الٰہی کے اعجازات بیان کر رہے تھے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سے کلام الٰہی کی معرفت اور شان بیان کی جا رہی تھی اور جب خاص طور پر آئینہ کمالات (-) کی عبارت پڑھ رہے تھے تو خاکسار کسی اور دنیا میں جا پہنچا کہ آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل ایک کلارک نامی شخص (ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک) نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر اقدام قتل کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ اس کی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ ان کی دشمنی کی وجہ یہ تھی کہ حضرت بانی سلسلہ کلام الٰہی کے معجزات اور اعجازات اور شان بیان کرتے تھے کہ اس کو دیگر تمام الہامی کتب پر فوقیت حاصل ہے اگر کسی کو کلام الٰہی پر اعتراض ہے تو میرے سامنے بیان کرے میں اس کے اعتراضات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر کوئی اپنی الہامی کتاب کو افضل گردانتا ہے تو اس کے دلائل پیش کرے تاکہ اس کا افضل ہونا دلائل سے ثابت ہو اور یہ دلائل اپنی الہامی کتاب میں سے پیش کرے۔ یہ تھی دشمنی کی وجہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی۔

آج سے ایک سو سال قبل بالکل انہی ایام میں 24 جولائی تا 31 جولائی 1897ء کو عبدالحمید نامی ایک نوجوان کو جو حضرت بانی سلسلہ کا مرید ہونے کا ادعا کرتا تھا حضرت بانی سلسلہ کے خلاف یہ بیان دینے کے لئے تیار کیا گیا تھا کہ حضرت مرزا صاحب نے اس نوجوان عبدالحمید کو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے قادیان سے امرتسر بھجوایا ہے تاکہ حضرت بانی سلسلہ کو جو کلام الٰہی کی حقانیت اور صداقت کو ثابت کرنے کے لئے دیوانہ وار سینہ سپر تھے۔ اس آواز کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ اس واقعہ کے ٹھیک ایک سو سال بعد ایک کلارک (مظفر احمد کلارک) نامی شخص ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیان کردہ شان کلام الٰہی اور اعجاز کلام الٰہی کو

باقی صفحہ 7 پر

---

## ایک ہمدم دیرینہ کے نام

(برسوں بعد اسکا خط آنے پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کے سامنے تھا ترا نامہ بر کہ تُو
وہ تیرے خدو خال و لب و لہجہ ہُو بہُو
بیدار دل میں یوں ہُوا یادوں کا ایک شہر
نورِ سحر سے جاگ اٹھیں جیسے کاخ و کُو

اے دوست یہ بتا کہ مَیں کیا کیا کروں بیاں
آشوبِ روزگار کہ غمہائے دوستاں
گُم ہو گئی صحیفہ ماضی میں ہی کہیں
کتنی محبّتوں کی شکستوں کی داستاں

یادوں کا کارواں ہے رواں زندگی کے ساتھ
اب تیری بات بھی تو ہے کتنی پرانی بات
درد و غم فراق زباں سے ادا ہو کیا
گو رات کَٹ گئی ہے پہ کیسے کٹی وہ رات

روشن کئے جو میں نے کہاں ہیں مرے چراغ
وہ روز و شب کہ جن کا نہیں مل رہا سراغ
آئے تو راحتوں کے بھی لمحے ضرور تھے
گذرے تو کر گئے وہ مگر دل کو داغ داغ

دل خوش رہے فریب بھی اس کو دیئے ہزار
لیکن حقیقتوں سے تو ممکن نہیں فرار
زندہ میانِ بیم و رجا ہیں تو اس لئے
لَو دے رہے ہیں آج بھی کچھ ان بجھے شرار

عبدالمنان ناہیدؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# بھارت کے نئے صدر- مسٹر کے آر نارائن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر کے۔ آر۔ نارائن بھارت کی تاریخ میں نچلی ذات کے پہلے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ انہیں دنیا کی سب سے بڑی جمہوریہ کا گیارھواں صدر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ بھارت کے نئے صدر کے آر۔ نارائن نچلی ذات کے ہندوؤں جن کو شودر بھی کہا جاتا ہے سے تعلق رکھتے ہیں۔ 24 جولائی 1997ء کو انہوں نے مسٹر شنکر دیال شرما کے عہدہ کی مدت پوری ہونے پر ان کی جگہ صدارت کا منصب سنبھالا ہے۔ وہ ایک ڈاکٹر کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے لندن سکول آف اکنامکس سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ اور اس کے بعد تعلیم کے محکمے سے متعلق رہے۔ وہ پروفیسر کے طور پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ بعد میں انہیں بھارت کے سفارت کار ہونے کا بھی اعزاز حاصل رہا وہ امریکہ، چین ترکی، اور تھائی لینڈ میں اپنے ملک کے سفیر رہ چکے ہیں۔ ان کی اہلیہ برمی نژاد ہیں۔ اور ان کے دو بچے ہیں۔

اس سے پہلے نچلی ذات کے ایک ہندو مسٹر جگ جیون رام بھارت کے وزیر اعظم کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ اور ان سے بھی پہلے بھارت کی آزادی کے بعد جب بھارت کا آئین مرتب کیا جا رہا تھا تو نچلی ذات کے ہندوؤں کے ایک عظیم رہنما ڈاکٹر امبیدکر آئینی کمیٹی کے سربراہ رہ چکے ہیں۔ اور ان کی رہنمائی میں بھارت کے لئے ایک مثالی ماڈرن جمہوری سیکولر آئین تیار کیا گیا۔

مسٹر کے۔ آر۔ نارائن کو حکمران اتحاد اور کانگرس کی حمایت حاصل تھی انہوں نے 4231 ووٹ لے کر اپنے مدمقابل شیو سینا کے امیدوار سابق چیف الیکشن کمشنر ٹی۔ ایس ییشان کو شکست فاش دی مسٹر ییشان کو صرف 240 ووٹ ملے۔ مسٹر نارائن اس سے پہلے 1992ء سے بھارت کے نائب صدر چلے آرہے ہیں۔

○○○

## انسانی حقوق کے چارٹر پر تنازعہ

آسیان میں شریک ایشیائی ممالک کے وزرائے خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ انسانی حقوق کے حوالے سے اقوام متحدہ کا چارٹر مانتے ہیں نہ اس مسئلے پر امریکہ کو "جج" کا درجہ دینے پر تیار ہیں۔ اجلاس کے دوران ملائشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد کی طرف سے انسانی حقوق کے چارٹر پر نظر ثانی کی تجویز پر آسیان کے وزرائے خارجہ اور امریکہ اور یورپی وزرائے خارجہ کے درمیان شدید جھڑپ ہو گئی۔ ملائشیا کے صدر مہاتیر محمد نے اپنے خطاب کے دوران کہا تھا کہ انسانی حقوق کے چارٹر پر نظر ثانی کر کے اسے موجودہ حالات کے تقاضوں کے مطابق بنانا چاہئے۔ آسیان ملکوں کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کے دوران آسیان کے مندوبین اور امریکہ اور یورپی وزرائے خارجہ کے درمیان شدید جھڑپ ہو گئی یورپی وزرائے خارجہ یورپی یونین اور آسیان کے ساتھ مذاکرات کے لئے آئے ہوئے تھے ملائشیا کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ضروری نہیں کہ انسانی حقوق کے بارے میں صرف امریکہ کا موقف ہی تسلیم کیا جائے۔ ہمارا موقف بھی اتنا ہی مضبوط ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ 1948ء میں جاری شدہ چارٹر پر نظر ثانی اچھی بات ہے۔ انہوں نے کہا بہت زیادہ آزادی جمہوریت کو تباہ کر دے گی۔ ملائیشیا کے علاوہ عوامی جمہوریہ چین، فلپائن اور انڈونیشیا نے بھی امریکہ کے موقف پر کڑی تنقید کی۔ چین کے وزیر خارجہ کیان کیچن نے کہا کہ کسی ملک کے انسانی حقوق کے حوالے سے کارکردگی کا فیصلہ کرنے کے لئے کسی ایک ملک کو جج نہیں بنایا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکی دفتر خارجہ اپنے ملک میں کبھی انسانی حقوق کی صورت حال کا جائزہ نہیں لیتا۔ امریکہ دوسرے ملکوں میں انسانی حقوق کی صورت حال پر تو تنقید کرتا ہے مگر اپنے ملک میں اس قسم کی صورت حال پر نہ تو بات کرتا ہے اور نہ ہی کبھی اس کا جائزہ لیتا ہے۔

○○○

## طالبان کی کامیابی

کافی دنوں سے خبریں آرہی تھیں کہ احمد شاہ مسعود کی فوجیں کابل کے گردونواح میں پہنچ گئی ہیں۔ اور طالبان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے دس روز تک دونوں فوجوں میں خونریز جنگ ہوتی رہی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مخالف فوج کسی وقت بھی کابل میں داخل ہو جائے گی۔ لیکن پچھلے 24 گھنٹے میں پھر ایک دفعہ پانسا پلٹ گیا ہے۔ طالبان نے مخالف فوجوں کے حملے پسپا کر دیئے ہیں۔ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے جنگی اہمیت کی کئی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے جس سے ان کی دفاعی پوزیشن بہت بہتر ہو گئی ہے اور اب وہ مخالف فوجوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھ سکتے ہیں۔ طالبان حکومت کی سرکاری فوج نے اب اپنا اعتماد بحال کر لیا ہے اور دشمن کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔ طالبان نے غیر ملکی صحافیوں کو لے جا کر اپنی کامیابیوں کا مشاہدہ کروایا اور کابل کے شمال میں اگلے مورچوں تک صحافیوں کو لے گئے۔ یہ محاذ کابل سے 20 کلومیٹر دور حسین کوٹ کے قریب واقع ہے اور اس علاقے میں کافی دنوں سے گومگو کی کیفیت طاری تھی۔ اور پورے علاقے میں دست بدست لڑائی ہو رہی تھی۔ لیکن اب سرکاری فوجوں نے اس علاقے میں دشمن فوجوں کو پسپا کر کے جنگی اہمیت کی پہاڑی چوٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

○○○

## لالو پرشاد کی گرفتاری

بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرشاد نے بدھ کے روز عدالت میں اپنی گرفتاری پیش کر دی ان پر 27 کروڑ ڈالر غبن کے چارہ سکینڈل میں ملوث ہونے کا الزام تھا۔ اور عدالت نے ان کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیا تھا جس پر گزشتہ ہفتے انہوں نے وزارت اعلیٰ سے استعفیٰ دے دیا تھا اور اپنی جگہ اپنی بیوی ربڑی دیوی کو وزیر اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ اس سے پہلے سپریم کورٹ نے ان کی درخواست ضمانت مسترد کر دی تھی۔ یاد رہے کہ لالو پرشاد یادیو نے اپنے آپ کو نچلی ذاتوں کے نجات دہندہ کے طور پر پیش کر کے بھارت کی قومی سیاست میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ اور اسی بنا پر شہرت حاصل کی۔ وہ اپنے بال ہمیشہ دیہاتی انداز میں سیدھے رکھتے ہیں۔ چھالیہ چباتے رہتے ہیں۔ عام جگہوں پر تھوکنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اور چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں۔ وہ گرفتاری دینے کے لئے پٹنہ کی عدالت میں جلوس کی شکل میں آئے۔ اس سے پہلے ہی ان کے سینکڑوں حامیوں نے عدالت کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ انہوں نے گرفتاری سے پہلے اپنے حامیوں سے خطاب کیا اور کہا کہ میں قانون شکنی کا قائل نہیں ہوں اس لئے میں خود گرفتاری پیش کروں گا آپ لوگ کسی قسم کا مظاہرہ نہ کریں۔

یاد رہے کہ سابق وزیر اعلیٰ لالو پرشاد یادیو اور ان کے 55 ساتھی سیاست دانوں اور سرکاری افسروں پر زرعی ترقی کے ایک بہت بڑے پراجیکٹ سے کروڑوں روپے کے غبن کا الزام ہے۔ اور اس واقعے کو بدنام زمانہ چارہ سکینڈل کا نام دیا گیا ہے۔ اسی بناء پر ان ہی کی پارٹی کے بھارتی وزیر اعظم اور اتحادی گجرال نے جب ان سے مستعفی ہونے کو کہا تو انہوں نے ان کا حکم ماننے کی بجائے پارٹی میں پھوٹ ڈال کر اپنا الگ دھڑا راشٹریہ جنتا دل قائم کر لیا۔

○○○

## 18- یہودیوں کی ہلاکت

مغربی بیت المقدس میں یہودیوں کے تاریخی بازار میں دو فلسطینی جان بازوں نے اپنے جسموں کے ساتھ باندھے گئے بم ہجوم میں چلا دیئے جس سے ان دونوں سمیت 18- افراد ہلاک اور سو کے قریب زخمی ہو گئے۔ دو دھماکے چند منٹ کے وقفے سے ہوئے۔ جس وقت دھماکے ہوئے اس وقت بازار لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ دھماکوں سے کئی دکانوں اور ریڑھیوں کو آگ لگ گئی۔ اور کئی گاڑیاں اور قریبی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ پولیس کے مطابق مرنے والے 16 افراد یہودی تھے۔ کیونکہ اس علاقے میں یہودی ہی مقیم ہیں۔ اور فلسطینی یہاں کا رخ نہیں کرتے۔ دھماکے کی جگہ پر موجود لوگوں کے چیتھڑے اڑ گئے۔ کئی زخمیوں کے ہاتھ پاؤں کٹ کر دور جا گرے۔

دھماکے کے بعد پولیس اور دیگر تحقیقاتی اداروں نے شہر کو گھیرے میں لے لیا۔ مشکوک فلسطینیوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی سے ملنے والی سرحد مکمل طور پر بند کر کے فلسطینیوں کی آمد پر پابندی لگا دی ہے۔ فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے دھماکے میں جانی نقصان پر اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو سے افسوس کا اظہار کیا ہے۔

○○○

## عقیدہ کی بنیاد پر حقوق ادا نہ کرنا غیر اسلامی ہے

متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ وہ لوگ جو کسی کے عقیدہ یا فرقہ کو جھوٹا یا غلط قرار دیتے ہیں ان کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ دوسرے لوگوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان سے ویسا ہی سلوک روا رکھیں۔

انہوں نے کہا کہ کسی شخص کے مذہبی خیالات یا فرقہ کی بنا پر اس کے دستوری، قانونی، انسانی حقوق کو چھیننا ایک غیر اسلامی فعل ہے اور شریعت کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی مذہب کو بطور تجارت استعمال نہیں کرتی بلکہ اسے اپنے ایمان کا معاملہ سمجھتی ہے۔ اگر پاکستان کے مسلمان تمام اقلیتوں کو کافر قرار دے دیں اور اس بناء پر ان کی بیخ کنی شروع کر دیں تو پھر غیر مسلم ممالک بھی مسلمانوں کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کیا جا سکتا ہے۔

لندن سے فون پر اپنے پارٹی ورکروں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب انہوں نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے حقوق کی بات کی تھی تو اس میں احمدیوں کے دستوری حقوق کی بھی حمایت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ جو مذہب کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں انہوں نے میرے ان خیالات کو غلط رنگ دیا ہے۔

مسٹر الطاف حسین نے کہا کہ چند سال پہلے کچھ بددیانت لوگوں نے دوسرے لوگوں کے مذہبی جذبات کو نشانہ بنا کر ان کے عمر بھر کے اثاثہ سے ان کو محروم کر دیا۔ لیکن جن لوگوں نے ایسا کیا ان کو کبھی پکڑا نہیں گیا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اسلام، قرآن کریم اور سنت کو بطور کاروبار استعمال کرتے ہیں وہی سب سے بڑے گناہ گار ہیں۔

(روزنامہ ڈان- کراچی 31- جولائی 1997ء)

○○○

## روس چیچنیا تعلقات کا مسئلہ

اگست 1996ء کو روس اور چیچنیا کے درمیان جنگ بندی کا اعلان کرتے ہوئے دونوں حکومتوں نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ 2001 تک چیچنیا کے سیاسی تشخص کے متعلق فیصلہ التوا میں رکھا جائے گا۔ لیکن اب روسی صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ وہ چیچن صدر آسلان مشکا ڈوب سے سیاسی تعلقات سے متعلق بات چیت کرنا چاہتے ہیں لیکن اس بات چیت میں چیچنیا کی آزادی کا ذکر آنے کا کوئی تعلق نہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں روس اور چیچنیا کی حکومتوں کے اداروں کے درمیان ایک مصالحتی معاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس قسم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصالحتی معاہدہ کے ذریعہ چیچنیا کے ساتھ بھی اسی قسم کے تعلقات قائم کئے جاسکتے ہیں جیسے ہم نے تاتارستان کے ساتھ قائم کئے ہیں جن میں ان کو کافی زیادہ خود مختاری دے دی گئی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ کسی قسم کے معاہدے کا سوچا بھی نہیں جاسکتا۔

انہوں نے کہا کہ مصالحتی معاہدہ سے اس قسم کے معاہدہ کی بات نہیں کی جاسکتی جس قسم کے معاہدے ہم امریکہ فرانس اور دوسرے آزاد ممالک کے ساتھ کرتے ہیں۔ جبکہ چیچنیا کے صدر نے کہا ہے کہ ہم تو اس قسم کا معاہدہ چاہتے ہیں جس سے دونوں ملکوں میں سیاسی تعلقات قائم ہو سکیں۔ مسٹکاڈوب نے روس سے اس رقم کا بھی مطالبہ کیا جس سے چیچنیا کی جنگ میں تباہ کی گئی معیشت کو بحال کیا جاسکے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

جمع تھے (حضرت بانی سلسلہ) نے (-) عید سے پہلے اپنے ایک مرید مخلص کا جو اس روز دار البقا کو سدھارا جنازہ پڑھا اور اس کی مغفرت کے لئے دعا مانگی۔ پھر مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے عید پڑھائی۔ (بابرکت ایام) سے لے کر آج تک کوئی سو سوا سو کے قریب اردگرد کے نئے آدمیوں نے حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ہر جمعہ کو پندرہ بیس آدمی بیعت ہوتے ہیں۔ لوگوں میں عام تحریک ہو چلی ہے خدا کے ملائک یہ کام خود کر رہے ہیں۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس بدستور جاری ہے۔ بھیرہ امرتسر لدھیانہ سے چند احباب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے 5۔ مارچ 1898ء کو علی الصبح سیٹھ عبد الرحمان حاجی اللہ رکھا (مدراس) اور سیٹھ آدم اسماعیل (بمبئی) مع الخیر اپنے وطن کو روانہ ہوئے۔ حضرت بانی سلسلہ ایسی شفقت اور محبت سے جو ایک مہربان باپ کو اولاد سے ہوتی ہے کچھ فاصلہ تک چھوڑنے گئے بہت سے احباب ہمراہ تھے۔"

(الحکم 6 مارچ 1896ء)

"بچوں کا صفحہ" نوٹ از ایڈیٹر الحکم میرے مخدوم و امام زادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (-) نے بہ تسلسل گفتگو فرمایا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کبھی کبھی گھر میں وعظ فرمایا کرتے ہیں خصوصاً سردیوں میں تو ہر روز اس میں بچوں کے صفحہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ کی باتوں میں سے جو مجھے یاد رہا کریں گی الحکم کے لئے لکھوا دیا کروں گا تاکہ (احمدیوں) کے بچے ان سے فائدہ اٹھاویں .... میرے ناظرین صاحبزادہ صاحب کے لئے دعا کریں جن کے طفیل ان کو اور ان کے بچوں کو یہ نعمت عظمیٰ ملے گی" (اس کے بعد "گنجے اور اندھے کی کہانی" کے زیر عنوان ایک سبق آموز کہانی درج ہے)

(الحکم 6۔13 ستمبر 1898ء)

"مکتوبات امام کے زیر عنوان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دو خطوط الحکم 13۔ اگست 1898ء میں شائع ہوئے جن کا قبولیت دعا سے تعلق ہے ان خطوط پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے جو نوٹ دیا اس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ اہل دل اس امر کی طرف متوجہ ہو کر غور کریں کہ حضرت (بانی سلسلہ) کو اپنی دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ سے تقرب پر کس قدر علی بصیرت یقین ہے یہی ایک سٹیم ہے جو اس پاک وجود کو اسی عرصہ دراز سے اپنی کاروائی کے اجراء سے تھکنے اور ہٹنے نہیں دیتا اور کوئی سطح زمین پر اور اس نیلی فضا کے نیچے ایسا شخص نہیں جس کا دل اس قوت یقین سے معمور ہو"

"الحکم "20۔27 جولائی 1898ء میں حضرت حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی ایک نظم شائع ہوئی جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

سعادت مند ہیں وہ لوگ جو قدموں میں رہتے ہیں
جنہوں نے چھوڑ کر گھر بار دل اس سے لگایا ہے
خدایا! بارور اس کی دعا سے گلشن دین ہو
ثمر لاوے ہر اک پودا کہ جو اس نے لگایا ہے

الحکم 6 مارچ 1898ء میں "امام الزمان کے کلمات طیبات" کے زیر عنوان حضرت بانی سلسلہ کے فرمودہ یہ الفاظ شائع ہوئے۔ "دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں مگر رشک کا مقام دعا ہے میں نے اپنے احباب حاضرین اور غیر حاضرین میں سے جن کے نام یاد آئے یا شکل یاد آئی کے لئے آج بہت دعا کی اور اتنی دعا کی کہ اگر خشک لکڑی پر کی جاتی تو سرسبز ہو جاتی۔ ہمارے احباب کے لئے یہ بڑی نشانی ہے۔"

مندرجہ بالا حوالوں سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مبارک زمانہ میں جماعت میں جاری ہونے والے پہلا اخبار "الحکم" کس شان کا کتنا اہم اور بلند پایہ پرچہ تھا اسی اخبار نے حضرت بانی سلسلہ کے ایمان افروز ارشادات آپ کے تحریر فرمودہ مکتوبات کو اور اس زمانہ کے اہم جماعتی کوائف کے مستند ترین ذخیرہ کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر دیا یہ ایک بہت بڑا احسان ہے جو اس اخبار نے جماعت پر کیا اللہ تعالیٰ اس کے بزرگ بانی اور ایڈیٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور جنت میں ان کے درجات کو بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔

---

بقیہ صفحہ 5

حضرت بانی سلسلہ کے الفاظ میں بیان کر رہا ہے اور اس آواز کو بلند کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے احمدیہ ٹیلی ویژن کو بھی ایک ذریعہ بنا دیا۔ جبکہ اس کے مقابل پر اس ڈاکٹر مارٹن کلارک کا کوئی نام لیوا نہیں۔

---

مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم استاذ جامعہ احمدیہ حال مقیم امریکہ لکھتے ہیں۔

محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ پاکستان

گزشتہ مارچ امریکہ اپنے بیٹوں سے ملاقات کے لئے آنے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت سے یہاں "نیو جرسی" میں مقیم ہوں دو ماہ قیام کا ارادہ تھا لیکن یہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ امریکہ میں جماعت کا جلسہ سالانہ 20 تا 22 جون ہو رہا ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع تشریف لا رہے ہیں لہٰذا جلسہ میں شمولیت اور حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے مزید ٹھہرنا مناسب خیال کیا۔ چنانچہ تقریباً 13 سال بعد ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا اور جلسہ میں شمولیت کا بھی جلسہ امریکہ کے عین چار روز بعد کینیڈا میں جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کی تیاریوں میں مشغول تھے کہ عین اس روز کہ جس روز روانگی کا ارادہ تھا طبیعت خراب ہو گئی۔

عزیزم ڈاکٹر میر شریف احمد صاحب مجھے سینٹ جوزف ہسپتال میں' جہاں وہ فیلوشپ کے آخری مراحل طے کر رہے تھے' میڈیکل چیک اپ کے لئے لے گئے۔ ڈاکٹروں نے ضروری معائنہ کے بعد بتایا کہ دل فوری درماں کا متقاضی ہے۔ پھر کیا تھا دل کے لالے پڑ گئے۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا کے مطابق بالآخر ڈاکٹروں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور اگلے ہی روز 27 جون بروز جمعہ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے اپنا کام کر دکھایا۔ پانچ روز ہسپتال رہنے کے بعد گھر آگیا ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ روبصحت ہوں۔

ہسپتال میں قیام کے دوران عزیز بیٹوں میر شریف احمد اور میر مقبول احمد نے دن رات ایک کر کے خدمت کی ہسپتال میں ڈاکٹر شریف احمد کے ساتھ کام کرنے والوں نے بھی خصوصی توجہ سے نوازا۔ دیگر قرابت داروں اور جماعت کے افراد نے بھی اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ پردیس میں بیماری نے اچانک آلیا لیکن ان احباب کی وجہ سے پردیس کا احساس کم سے کم رہا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر دے۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت والی فعال زندگی کہ جتنی مقدر ہے عطا کرے اور اس قسم کی بیماری کی بعد والی پیچیدگیوں سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ آمین

○○○

بقیہ صفحہ 1

کے ساتھ اور بوجھل دلوں کے ساتھ کہ اچھا یہ رات کاٹنی ہے کاٹو' صبح پھر باہر جائیں گے۔ اور بچے سکولوں سے آکر گھروں میں کتابیں پھینکتے ہیں کچھ پڑھنا ہے پڑھیں گے اور توجہ یہ ہو کہ بعد میں فلاں ٹولی کے ساتھ باہر نکلیں گے' فلاں کے ساتھ وہاں کھیلوں میں جائیں گے۔ بہرحال اکثر آج کل کی سوسائٹی میں گھر محبتوں کے مرکز نہیں رہے اور جس حد تک یہ گھر محبتوں میں مرگئے ہیں اسی حد تک زندگیاں باہر جاچکی ہیں اور زندگی کی تلاش میں انسان کو باہر نکلنا پڑتا ہے۔ پھر کچھ لوگ ہیں جن کی زندگیاں محض لغویات سے وابستہ ہیں مگر گناہوں سے نہیں۔ تبھی (کلام الٰہی) نے لغویات اور گناہوں میں فرق کر کے دکھایا ہے پہلے فرمایا کہ وہ زنا نہیں کرتے' بدکاریوں میں مبتلا نہیں ہوتے' پاک دامن رہتے ہیں اور پھر اس سے اگلا قدم یہ فرمایا کہ لغو سے بھی پرہیز کرتے ہیں تو یہ ایک سلسلہ ہے۔ ایک قدم ایک طرف اٹھتا ہے تو پھر آگے دوسری طرف اٹھتا ہے اور واپسی بھی اسی طرح شروع ہوتی ہے۔ پس اگر گناہوں سے توبہ کرنی ہو اور سخت محسوس ہو تو کچھ دوسری دلچسپیاں بڑھانی ہوں گی جو لغو کی گندی قسمیں نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ بعض صورتوں میں خود بھی آگے بڑھاتا ہے مثلاً صحت مند کھیلیں ہیں۔ ایک پہلو سے وہ لغو ہیں مگر ایک اور پہلو کے ساتھ وہ صحت مند ہیں' فائدہ مند ہیں اور (کلام الٰہی) نے ان کی طرف توجہ دلائی ہے مختلف پہلوؤں سے۔ تو کھیلوں میں دلچسپی بچوں کی پیدا ہو جائے تو وہ بھی باہر جائیں گے مگر وہ اس قسم کے بچے نہیں ہیں جو گندے تعلقات کی وجہ سے باہر نکلتے ہیں۔

(از خطبہ 14۔ مارچ 1997ء)

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرمہ شاہدہ اقبال صاحبہ کھاد فیکٹری ملتان کی ہمشیرہ عزیزہ رفعت آراء مقیم کینیڈا ایک عرصہ سے بیمار اور گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کے بچے بھی بیمار رہتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد سرور ابڑو صاحب جنرل سیکرٹری امارت ضلع لاڑکانہ کے پاؤں کی ہڈی موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبد القیوم صاحب ولد علی محمد صاحب جو مکرم عبد الحمید شرما صاحب سیکرٹری وقف جدید مقامی (ربوہ) کے چچازاد بھائی ہیں کو ایک حادثہ میں دائیں ٹانگ میں شدید ضربیں آئی ہیں۔ اور کوٹلی ڈسٹرکٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ فریدہ تنویر شاہ صاحبہ دار العلوم غربی حلقہ خلیل کی بھتیجی امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نعیم اللہ صاحب آف جرمنی دماغی عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفاء کاملہ عطا کرے صحت والی زندگی عطا کرے۔

○ محترمہ حنیفہ بی بی اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب دار العلوم غربی حلقہ صادق لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ شفا عطا فرمائے

# خبریں

**ربوہ : 5 اگست-1997ء**
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمیں جمہوری ادارے مضبوط کرنے چاہئیں۔ فوج سیاست میں نہیں آنا چاہتی۔ پاکستان میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط بنانے کے لئے اس وقت سنجیدگی سے سوچنے کی اور عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

○ شور کوٹ ضلع جھنگ میں دہشت گردوں نے 8۔افراد کو ہلاک کر دیا۔ موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے دن گیارہ بجے محلہ قریشیاں چھوٹا بازار میں دو دوکانداروں کو ہلاک کیا پھر قبرستان میں چھ افراد کو فائرنگ کا نشانہ بنایا اور فرار ہو گئے۔ مرنے والوں میں دو سگے بھائی ہیں مقتولین کا تعلق ایک ہی فرقہ سے تھا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد 10 ہے۔ واقعہ کے بعد شہر کے تمام بازار بند کر دیئے گئے۔

○ کراچی میں ڈی ایس پی قتل کر دیا گیا۔ مسلح افراد کی پولیس سے جھڑپیں ہوئیں۔ 3 گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ حقیقی گروپ کے کارکنوں کی گرفتاری کے بعد دوسرے روز بھی گھیراؤ جلاؤ جاری رہا۔ ڈی ایس پی آتشزنی کی اطلاع پر بکتر بند گاڑی میں کھوکھر آباد پہنچے۔ گاڑی سے نیچے اترتے ہی دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ کراچی کے کئی علاقوں میں کرفیو کا سماں ہے۔ پولیس اور رینجرز کی بکتر بند گاڑیاں گشت کر رہی ہیں۔ کراچی غربی کے علاقہ میں ایک سابق کونسلر سمیت دو افراد کی بوری بند نعشیں برآمد ہوئی ہیں۔

○ لاہور میں دہشت گردوں نے ایک وکیل اور بینک افسر کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

○ کراچی میں جرائم پیشہ افراد کے خلاف مہم میں مزید 172۔افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ شور کوٹ اور لاہور میں دہشت گردی کے وارداتوں کے بعد سیکرٹریٹ میں اعلیٰ سطحی اجلاس میں متحارب مذہبی تنظیموں کے خلاف ایک اور کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا گیا۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی اور لاقانونیت کے ساتھ سختی سے نپٹیں گے۔ آئی جی صاحبان اشتہاری مجرموں کا ریکارڈ مکمل کریں۔ غفلت برتنے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔

○ لاہور کے وکیلوں نے دہشت گردی کے خلاف عدالتی بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ پنجاب بار کونسل کے وائس چیئرمین حافظ عبدالرحمان انصاری نے ایک پریس کانفرنس میں مطالبہ کیا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب فوری طور پر مستعفی ہو جائیں کیونکہ وہ پنجاب میں امن عامہ برقرار رکھنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔

○ حکومت پاکستان نے امریکی اٹارنی جنرل کے بیان پر اسلام آباد میں امریکی سفیر کو وزارت خارجہ میں بلا کر باضابطہ احتجاج کیا گیا۔ توہین آمیز بیان نہ صرف نامناسب بلکہ جہالت کا اظہار ہے۔ ابھی تک بیان واپس کیوں نہیں لیا گیا۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ اٹارنی جنرل کو الفاظ واپس لینے اور معافی مانگنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ اٹارنی کے بیان سے امریکی حکومت یا امریکی عوام کے خیالات کی عکاسی نہیں ہوتی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکی گالی پر پاکستان میں حد سے زیادہ رد عمل ہوا ہے۔ گالی دینے والا سرکاری وکیل انتہائی چھوٹا ہے اس کا جواب دینا ضروری نہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ امریکی اٹارنی رابرٹ کا بیان شرمناک ہے۔ جس سے نسلی تعصب کی بو آتی ہے اسے معافی مانگنی چاہئے۔

○ ایران کے منتخب صدر محمد خاتمی نے پیر کے روز اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ ایرانی صدر نے حلف اٹھانے کے بعد اعلان کیا کہ ایران کو ثقافتی ' سیاسی اور اقتصادی جارحیت سے بچائیں گے۔ ایران تمام ممالک کے ساتھ تعلقات کی بنیاد "باہمی عزت" پر رکھے گا۔ مذموم مقاصد کی خواہش مند بیرونی قوتوں کے خلاف مزاحمت جاری رہے گی۔

○ صدر لغاری اور وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ایرانی صدر محمد خاتمی کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے قرار دیا ہے کہ پاکستانی پارلیمنٹ برطانوی پارلیمنٹ جتنی آزاد نہیں ہے سپریم کورٹ آف پاکستان آئین سے متصادم کسی قانون کو کالعدم قرار دینے کا اختیار رکھتی ہے۔ یہ ریمارکس سپریم کورٹ نے محمود خان اچکزئی کیس میں دیئے ہیں۔

○ آصف علی زرداری نے احتساب پروگرام کے لئے بیان ریکارڈ کرانے سے انکار کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سائنس و ٹیکنالوجی میں پیچھے رہنے کی ذمہ دار ماضی کی حکومتیں ہیں۔

○ کراچی میں ہلاکتوں کے خلاف کارروائی میں گواہوں کے بیان سپریم کورٹ نے قلمبند کئے۔ خواجہ شرف الاسلام' بیوہ شاہد حامد اور اٹارنی جنرل کے بیانات کے بعد سماعت ملتوی کر دی گئی۔

○ صوبائی وزیر آبپاشی چوہدری اقبال نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کسانوں کے لئے جلد ریلیف پیکج کا اعلان کریں گے۔

○ امریکی سفارتخانہ متعین اسلام آباد سے ہر کیٹگری کے غیر سکونتی ویزوں کے حصول کے لئے خواہش مند افراد پیر سے جمعہ تک روزانہ نو بجے سے 12 بجے تک اور پھر دوپہر ایک سے چار بجے تک ویزہ قونصلر سے فون نمبر 821663-051 یا 276861-051 پر انٹرویو کے لئے وقت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

○ سعودی عرب میں مقیم لاکھوں افغانیوں کے پاکستانی پاسپورٹ منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ پاسپورٹ اس وقت دیئے گئے تھے جب سعودی عرب نے افغانوں کو جنگ کی وجہ سے پناہ دی۔ حالات بہتر ہونے پر انہیں واپس جانے کو کہا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ضیاء الحق نے سعودی عرب میں جا کر پناہ گزینوں سے کہا تھا کہ اگر وہ افغانستان نہیں جا سکتے تو ہم پاکستانی پاسپورٹ جاری کر دیتے ہیں۔ گزشتہ حکومت نے ان کی تجدید کی تھی۔ منشیات کی سمگلنگ میں جن افراد کو پاکستانی کے طور پر سزائے موت ہوئی ان میں سے نصف پاکستانی پاسپورٹوں والے افغان ہی تھے۔

○ حکومت پنجاب نے بے گھر مسلم لیگی کارکنوں کو پانچ اور سات مرلے کے رہائشی پلاٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ الاٹمنٹ اسی مہینے شروع ہو جائے گی۔

○ نیویارک کے ایک جریدے "وال سٹریٹ جنرل" نے پاکستان کے کروڑپتیوں اور ارب پتیوں کی ایک فہرست شائع کی ہے اس فہرست میں سب سے پہلا نام آصف علی زرداری اور دوسرا میاں محمد نواز شریف کا ہے۔ اس فہرست میں نصرت بھٹو' انور سیف اللہ' اعجاز الحق ہمایوں اختر' گوہر ایوب بریگیڈیئر امتیاز' اسلم بیگ وٹو اور شجاعت بھی شامل ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار پاکستان سے رخ موڑ گئے ہیں۔

○ سابق وزیر اعلیٰ اور پنجاب اسمبلی کے سابق سپیکر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ قومی حکومت نہ بنی تو خانہ جنگی ہو سکتی ہے۔ مارشل لاء کا خطرہ بھی ہے۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ پچاس سالوں میں ہم نے بہت کچھ پایا۔ مگر ایمانداری کھو دی ہے۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ حالات نازک ہیں کہیں مارشل لاء نہ لگ جائے۔

○ فیصل آباد میں چار مسلح ڈاکے ہوئے۔ ایک کار' اور موٹر سائیکل سمیت لاکھوں روپے ڈاکو چھین کر فرار ہو گئے۔

○ چاروں صوبوں میں مردم شماری تک اضلاع کی سطح پر تبادلوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔


• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے بہترین ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ


Digitized by Khilafat Library Rabwah


دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) 250/
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534



جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹنسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیوپیتھک کتب نیز ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF 15/ روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211283 کلینک 771 211054
فیکس 212299